

وائی کنگر

رگنیر (Ragner) آج سے بارہ صدیاں پہلے کا ایک حیرت انگیز کردار تھا۔ بنیادی طور پر ایک عام ساکسان۔ کھیتی باڑی میں مصروف رہنے والا شخص۔ قدیم وقت میں ملکی سرحدیں باضابطہ طور پر نہ ہونے کی بدولت یہ کہنا تو قدرے مشکل ہے کہ رگنیر ناروے، سویڈن یا آئس لینڈ کس ملک کا شہری تھا۔ اسلیے بھی کہ یہ تیوں ملک اس وقت وجود میں نہیں آئے تھے۔ پورے علاقے کو سینڈے نیویا کہا جاتا تھا۔ بہت زیادہ سر د علاقہ، برف اور سادہ سی زندگی۔ اس زمانے میں معلومات کی فراوانی کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ دوسرے علاقوں کے متعلق جاناحد درجہ دشوار تھا۔ رگنیر کو کسی نے بتایا کہ اگر سمندر میں سفر کر کے مغرب کی طرف جایا جائے تو بہت زرخیز اور امیر علاقے موجود ہیں۔ اس میں دو انتہائی شدید مسائل تھے۔ سب سے پہلے تو مغرب کی طرف کسی نے سفر نہیں کیا تھا کیونکہ کوئی ایسا ذریعہ ہی نہیں تھا کہ سمندر میں سمت کا اندازہ لگایا جاسکے۔ دوسرا، مقامی بادشاہ کی طرف سے مغرب کی طرف جانے کی پابندی تھی۔ رگنیر انتہائی مہم جوانسان تھا۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ امیر ہونا چاہتا تھا۔ یہ موقع مقامی طور پر میسر نہیں تھے۔ کھیتی باڑی سے بہت زیادہ پیسہ کمانا ناممکن تھا۔ رگنیر، بادشاہ کے پاس گیا اور بتایا کہ مغرب کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے۔ بادشاہ نے اسے حکم عدوی گردانا اور سختی سے منع کیا کہ کسی صورت میں بھی نامعلوم علاقوں میں جانے کی کوشش نہیں کریگا۔ رگنیر انتہائی مضبوط قوت ارادی کا مالک تھا۔ ایک ابتدائی نویعت کی کیمپس بھی بننا چاہتا تھا۔ جو پانی میں سمت کا تعین کرنے میں مدد کرتی تھی۔ یقین تھا کہ مغرب کی طرف سفر کر کے حد درجہ لوٹ مار کر سکتا ہے اور اسے امیر اور طاقتور ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مگر ایک مسئلہ اور بھی تھا۔ رگنیر کو کشتیوں کی ساخت اور انکی مضبوطی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

سینڈے نیویا ہی میں ایک پاگل سا شخص کشتی رانی کا ماہر تھا۔ فلوکی نام کا یہ شخص ذاتی عادات میں حد درجہ عجیب و غریب تھا۔ سمندر کے ساحل پر لکڑی کے گھر میں اکیلا رہتا تھا۔ ہر وقت سمندر کی لہروں کا مطالعہ کرنا اس کا شوق تھا۔ لکڑی کی کشتیاں بنانے کا شوق تھا۔ رگنیر اور فلوکی ایک دوسرے کی ضرورت بن گئے۔ فلوکی کو بھی پیسہ کمانے کا شوق تھا اور دولت کے حصول کیلئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ رگنیر کے کہنے پر فلوکی نے ایک بڑی سی کشتی بنائی۔ جو ہوا کے زور پر بھی چل سکتی تھی۔ اس میں بادبان نصب کیا۔ رگنیر نے چند جنگجو لوگوں کو واکٹھا کیا اور بادشاہ کی مرضی کے خلاف مغرب کی طرف روانہ ہو گیا۔ بیس کے قریب لوگ کئی دن سمندر میں سفر کرتے رہے۔ اتفاق سے قدیم برطانیہ کے ایک ایسے ساحل پر پہنچ گئے جہاں ایک مذہبی درگاہ تھی۔ جنگجو لوگوں نے درگاہ پر حملہ کیا اور انتہائی سفا کی سے تمام پادریوں کو قتل کر دیا۔ اس زمانہ میں عام لوگ اپنے قیمتی سامان، درگاہوں میں امنا شنا رکھوادیتے تھے۔ پادری اس تمام دولت کو حفاظت سے چھپا کر رکھتے تھے۔ رگنیر کو درگاہ میں سے حد درجہ دولت ملی۔ تمام دولت انتہائی انصاف سے اپنے ساتھ لوگوں میں تقسیم کی اور واپس سینڈے نیویا آگیا۔ یہ وائی کنگر کی انتہائی ابتدائی شکل تھی۔

اب وائی کنگر کا گروہ دولت کمانے کیلئے مضبوط ہوتا گیا۔ فلوکی نے نسبتاً بڑی کشتیاں بنانی شروع کر دیں۔ رگنیر نے معمول بنالیا کہ

متواتر مغرب کی طرف سفر کرتا تھا۔ جنگجو ساتھیوں کی بدولت جس بھی علاقہ میں لٹکر انداز ہوتا تھا، وہاں قیامت کی لوٹ مار کرتا تھا۔ لوگوں کو پیسہ کی خاطر بے دردی سے قتل کرنا، اسکے لیے کھیل بن چکا تھا۔ انگلستان میں لوٹ مار کرنے کے بعد کامیابی سے واپس آ جاتا تھا۔ اسکی شہرت ایک بہادر، مضبوط اور امیر آدمی کی بن چکی تھی۔ بادشاہ کو جب اس حکم عدوی کا معلوم ہوا تو دیر ہو چکی تھی۔ رُنگیر نے سینڈے نیویا کے بادشاہ کو قتل کر کے مقامی سردار کا درجہ حاصل کر لیا۔ اس نے لوٹ مار کے لیے جنگجوؤں کا شکر بنالیا۔ ہر سال، درجنوں بحری جہاز لیکر مغربی ریاستوں میں حملہ کرتا تھا۔ وائی کنگز کے جو ہاتھ لگتا، سیٹتے تھے اور واپس آ جاتے تھے۔ امیر ہونے کے بعد رُنگیر کے ذہن میں حیرت انگیز تبدیلی آئی۔ وہ امن کی باتیں کرنے لگا مگر امن کیلئے شرط صرف اور صرف پیسہ تھا۔ وائی کنگز کا شکر مغربی ریاستوں کی طرف سفر کرتا تھا۔ جنگ کرنے سے پہلے، مقامی بادشاہ سے ”ہرجانہ“ کا دعویٰ کرتا تھا۔ اگر معقول پیسہ مل جائے تو واپس چلا جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ رُنگیر اتنا طاقتور ہو گیا کہ پورے سینڈے نیویا کا بادشاہ بن گیا۔ وائی کنگز، پورے مغرب کیلئے دہشت کا نشان بن گئے۔ بحری راستہ اور ملک درملک انکے قدموں میں آن گرے۔ مگر رُنگیر صرف اور صرف پیسہ کمانا چاہتا تھا۔ اس نے نئے ملک بنادیے۔ وائی کنگز کا بادشاہ بن گیا۔ مگر وہ صرف اور صرف مزید امیر ہونے کے مرض میں بنتا ہو گیا۔ رُنگیر نے لوٹ مار کو آرٹ کا درجہ دیدیا۔ سفا کی اور حرم دلی کو آپس میں اس طرح متوازن کیا کہ کمال ہو گیا۔ وائی کنگز کی تاریخ حد درجہ ظالم مگر دلچسپ ہے۔ تاتاری انکے سامنے کچھ بھی نہیں تھے۔ وائی کنگز نے مغرب میں لوٹ مار کے نظام کو اونچ ٹریا پر پہنچا دیا۔ رُنگیر کے ساتھ کیا ہوا۔ محلاتی سازشوں کا کیا انجام ہوا۔ انگلستان کے لوگوں کے ساتھ کیا ظلم روکھا۔ وہ سب تاریخ کا حصہ ہے۔ دولت کی لوٹ مار کو منظم کرنے میں رُنگیر بلکہ وائی کنگز کا بہت باتھ تھا۔

ذہن میں فطری سوال ہو گا کہ وائی کنگز کے متعلق کیوں لکھ رہا ہوں۔ انکا تو ہمارے ملک یا علاقے سے کوئی تعلق نہیں۔ سنجیدہ طریقے سے دیکھیں تو آپ کو نظر آئیگا کہ ابتدائی دور سے لیکر آج تک، ہمارے ملک میں مقامی وائی کنگز کا دور دورہ رہا ہے۔ ستر برس میں ایک لمحہ ایسا نہیں آیا جب طاقتور اور مضبوط طبقہ نے لوگوں کی چھڑی نہ ادھیری ہو۔ وجہ رُنگیر اور پاکستانی وائی کنگز میں یکساں تھی، ہے اور رہیگی۔ مزید اور مزید دولت کا حصول۔ یہ مماثلت حیرت انگیز ہے۔ 1947 سے لیکر پندرہ بیس برس دیکھیے۔ جعلی کلیم کا کام منظم طریقے سے ہوتا نظر آئیگا۔ وہ لوگ جو بر صیر میں ایک انج زمین کے مالک نہیں تھے۔ قانونی ہیرا پھیری کر کے نئی جعلی اشرافیہ کو تشکیل دینے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ہماری بدستی کی ابتداء تھی۔ ہمارے کاروباری وائی کنگز نے مشرقی پاکستان کو ایک کالونی کی سطح پر رکھ چھوڑا۔ اس اقتصادی لوٹ مار کو ملکی ترقی کے نام پر چھپایا گیا۔ مغربی پاکستان میں اسکا ذکر کرنا بھی گوار نہیں کیا جاتا تھا۔ جو بنیان لا ہور، کراچی، لاہول پور میں ڈیڑھ روپے میں ملتی تھی، وہی بنیان، مشرقی پاکستان میں دس روپے میں فروخت کی جاتی تھی۔ ہمارے اقتصادی وائی کنگز نے مغربی پاکستان میں کمال دولت کیا۔ بنگالیوں کے سیاسی روکن کی شدت نے مشرقی حصہ کو الگ ریاست بناؤالا۔ اور بھی وجوہات تھیں۔ مگر بنیادی وجہ، وہ اقتصادی استھان تھا جو مقامی لوگوں میں بغاوت کے جذبات ابھارتا رہتا۔ بہر حال تاریخ کو رہنے دیجئے۔ 1971 سے لیکر آج تک پاکستان کے عام لوگ کسی نہ کسی طرح معاشری وائی کنگز کے رحم و کرم پر ہیں۔ زیادہ دور کی بات نہیں۔ ضیاء الحق نے حد درجہ کوتاہ انڈیشی سے کام لیکر مزید جعلی اشرافیہ ترتیب دی۔ اس قیامت میں صرف ایک عضر نہیں تھا۔ لوگ صرف مذہبی بنیاد پرستی

کے فروع پر بات کرتے ہیں۔ مگر ضیاء الحق کی مہیب غلطی سیاسی، اقتصادی، لسانی اور علاقائی تفریق کو بڑھا دینا تھی۔ اپنے اردو گردبیکھیے جعلی مقتدر طبقے کی جڑیں 1977 سے 1985 تک کے مکروہ نظام میں نظر آئیں گے۔ ہمارے چند ہوئے حکمرانوں کو دیکھ لیجئے۔ تمام کے تمام اسی دور میں خلعت شاہی سے نوازے گئے۔ لوٹ مار میں والی کنگز کے نظام کو ریاست کی سرپرستی حاصل ہو گئی۔ اسکے بعد، آج تک جو کچھ ہوا ہے۔ وہ کسی بھی ماذر ریاست میں نہیں ہوا۔ چند خاندان، اقتصادی لوٹ مار میں کمال مہارت حاصل کر گئے۔ آپ جس بڑے مقامی والی کنگز کا نام لیں، اسکی کشتی میں خزانہ گزشہ تیس پتھیں سالوں میں ہی آیا ہے۔

موجودہ پاکستان کو رکن اور اسکے ساتھیوں کی نظر سے دیکھیں تو تمام حالات، معاملات اور واردات سمجھ میں آجائیں گے۔ جمہوریت کے نام پر ایک ایسے نظام کو تشکیل دیا گیا، جو پوری دنیا میں کہیں رائج نہیں ہے۔ یوکے، فرانس اور مغرب کی جمہوریت میں عام لوگوں کا مفاد سب سے اہم عنصر ہے۔ حکومتیں اسی جواز پر بنائی جاتیں ہیں اور کام نہ کرنے پر خاک چاٹی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مگر ہمارے ملک میں اس ترتیب کو مکمل طور پر اٹھ کر دیا گیا۔ یہاں جعلی طور پر اقتدار میں لائے گئے لوگوں کے مالی مفاد کو اولیت کا درجہ دیدیا گیا۔ یعنی مغربی جمہوریت کا مطلب عام آدمی کی زندگی بہتر کرنا ہے۔ تو ہمارے ملک میں جمہوریت کو چند سو لوگوں کی اقلیت نے دولت بڑھانے کا طریقہ قرار دیدیا۔ غیر سیاسی بات کرنا چاہوں گا۔ جو خاندان، آج آپ کو ریاست پر چھائے ہوئے نظر آتے ہیں، کیا یہ مغربی جمہوریت میں پنپ سکتے تھے۔ نام لینا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ بہر حال عام لوگوں تک معاملہ فہمی مثال کے بغیر تسلیم کرنا ناممکن ہے۔ پنجاب میں نواز شریف، شہباز شریف اور انکے ساتھیوں نے جس طرح ناجائز دولت کے انبار لگائے ہیں۔ وہ ایک محیر العقول واقعہ ہے۔ دعوے سے کہتا ہوں کہ اس خاندان کی مالی کرپشن کا اب تک کسی قومی ادارے کو مکمل طور پر ادا ک نہیں ہے۔ زرداری خاندان اور انکے ساتھیوں کے عملی طرز کو دیکھیے۔ وہ والی کنگز کی طرح دولت کشتوں میں دوئی منتقل کرتے رہے۔ ہلکی سی پوچھ گجھ شروع ہوئی ہے۔ نتیجہ، تمام اہم خاندان بیرون ملک چلے گئے ہیں یا اسکے قانونی طریقے ڈھونڈ رہے ہیں۔ یہ لوگ، طبقہ یا خاندان اب ان مغربی ملکوں میں رہنا چاہتے ہیں، جہاں انکی دولت محفوظ رہے۔

پاکستانی والی کنگز اس درجہ شا طر ہیں کہ ہمارا پورا قانونی، سیاسی، سماجی، نظام انکے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے۔ انکے مفادات کے خلاف جو معمولی سی حدت موجود ہے، بہت جلد ختم ہو جائیں گی یا ختم کر دی جائیں گی۔ چنانچہ چند خاندان بڑے آرام سے جمہوریت کی ترویج کیلئے محفوظ مقامات پر قیام پذیر ہیں۔ جب تھوڑے سے حالات بہتر ہو جائیں گے تو معاشرہ کوششافیت سے لوٹنے کیلئے فوراً اپس آ جائیں گے۔ قدیم مغربی والی کنگز کا بادشاہ رکنیر، اگر آج زندہ ہوتا تو انکے مصالح میں شامل ہونا فخر سمجھتا۔ سفا کی، منافقت اور میرٹ کے نام پر قتل عام کی تربیت انہی سے لیتا۔ انگلستان کو لوٹنے کی بجائے ہمارے نہتے عوام کو احسن طریقے سے لوٹتا اور پھر شاہزادیہاں مستقل آباد ہو جاتا۔ پاکستانی والی کنگز ستر سال سے موجود ہیں اور کسی نہ کسی صورت میں یہ اہم دراہم رہیں گے۔ انکی لوٹ مار سے بچاؤ کی کوئی بھی صورت ناممکن ہے۔

